عیسائی پادری سے ایک گفتگو

تحریر:- محمد اسحاق طاہر

دنیا بھر میں عیسائی مشنریوں کی تبلیغی مساعی کسی سے مخفی نہیں' بالخصوص پاکستان میں ان کا کردار اسلام کے لئے سمّ قاتل کی حیثیت رکھتا ہے۔ پاکستان کے وہ علاقے جو تبلیغی اعتبار سے مسلمانوں کی نظر التفات سے محروم ہیں ان میں عیسائیوں کی طرف سے اپنے مذہب کی ترویج واشاعت عروج پر ہے۔ مذہبی پروگرامز کا بھر پور انعقاد اور انتہائی آسان و کم قیمتوں پر مذہبی لٹریچر کی فراہمی 'ان کی مذہبی اشاعت میں دلچسپی کا واضح ثبوت ہے۔

طلباء جامعہ سلفیہ کے علاقہ گلیات' ایوبیہ و توحید آباد کے ٹور کے دوران اس حقیقت کا بھی ادراک ہوا کہ یہی وہ علاقے ہیں جو تبلیغ اسلام کے لحاظ سے پسماندگی کا شکار ہیں اور ان میں مسلمانوں کی غفلت اور عیسائیوں کی مذہبی دلچسپی عیاں ہے۔ مسلمان گروہی تعصبات میں الجھے ہوئے ہیں' ان کے تنگ و محدود ذہن اپنوں کو قبول کرنے سے گریزاں ہیں اور ان کا اخلاقی رویہ مسلمانوں کو بھی مذہب اسلام چھوڑنے پر آمادہ کرتا ہے چہ جائیکہ غیر حلقہ بگوش اسلام ہوں جبکہ عیسائی مشنریوں کا مذہبی کردار اور اخلاقی رویہ اس کے بالکل برعکس ہے۔

مورخہ 14 جولائی بروز بدھ کو جامعہ کے چند طلباء سیر و تفریح کے لئے توحید آباد سے مری گئے' وہ مال روڈ پر واقع عیسائیوں کے چرچ میں بھی گئے جہاں ان کی ملاقات وہاں پر موجود کرسچنز سے ہوئی۔ اتفاق سے اس شب ان کے ہاں ''انجیل لا تبدیل کلام'' کے موضوع سے پروگرام انعقاد پزیر تھا۔ چنانچہ ہمارے طلباء کو پروگرام میں شمولیت کی دعوت دی گئی' مزید بر آں انہیں چند کتب بطور تحفہ بھی دی گئیں تا کہ ان کا ذہنی میلان حاصل ہو جائے۔

> جب پادری سے یہ سوال کیا گیا کہ آپ کے پاس کیا دلیل ہے کہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر تو ایمان لاتے ہیں اور محمد رسول اللہ پر ایمان نہیں لاتے تو پادری نے یہ کہتے ہوئے اس سوال کو ختم کرنا چاہا کہ ہم آجکل اس کا جواب نہیں دیتے۔

طلباء کی توحید آباد واپسی پر ہمیں اس کی اطلاع ہوئی' عیسائیوں کے مذہب کا مطالعہ کرنے' ان کے چرچ میں طریقہ عبادت اور پروگرام کی کارروائی دیکھنے کا یہ سنہری موقع تھا۔ چنانچہ راقم اور جناب محمد زبیر ظہیر صاحب اپنے اساتذہ سے اجازت لے کر شام کو مری مال روڈ پر واقع چرچ میں جا پہنچے۔ اس وقت ان کا اجلاس پورے زور و شور سے جاری تھا۔ پہنچوں پر ایک طرف مرد حضرات جبکہ دوسری جانب خواتین بے حجابی کا مظہر تھیں۔ مختلف مقررین نے ''انجیل لا تبدیل کلام'' کے موضوع پر اظہار خیال کیا' آخر میں ان کے کوریا سے تشریف لائے ہوئے مہمان پادری نے تقریر کی' بعد میں ڈھول وسارنگی وغیرہ کے ساتھ ایک نظم گائی گئی۔ بالآخر دعائیہ کلمات کے ساتھ پروگرام اختتام پزیر ہوا۔ پہلے پادری صاحب باہر تشریف لے گئے اور بعد میں انتہائی مودبانہ انداز میں سامعین خواتین و حضرات چرچ سے چلتے بنے۔

ہال میں سوائے لاؤڈ سپیکر سنبھالنے والے کے کوئی باقی نہ رہا۔ ہم نے جا کر اس سے بات چیت کی اور پادری صاحب سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا' اس نے ہمیں بیٹھنے کو کہا' کچھ دیر بعد پادری صاحب تشریف لے آئے۔ پادری سعید جاوید صاحب انتہائی خوش اخلاق اور

خندہ پیشانی سے ہمیں ملے۔ رسمی گفتگو کے بعد ان سے سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا' جو قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے پیش نظر ہے:-

س:- آپ کے ادھر مری میں کتنے چرچ ہیں؟

ج:- ہمارے یہاں تین چرچ ہیں' دو پروٹسٹنٹ کے' جبکہ ایک کا تعلق کیتھولک فرقے سے ہے۔

ج:- کیونکہ ان کا تذکرہ کتاب مقدس میں موجود نہیں ہے۔

س:- اس چیز کی کیا دلیل ہے کہ آپ حضرت عیسیٰ کی رسالت پر ایمان لاتے ہیں اور نبی اکرمؐ پر ایمان نہیں لاتے جبکہ حضرت عیسیٰؑ نبی اکرمؐ سے سینکڑوں برس پہلے تشریف لائے لیکن اس

پاکستانی وہ علاقے جو تبلیغی اعتبار سے مسلمانوں کی نظر التفات سے محروم ہیں ان میں عیسائیوں کی طرف سے اپنے مذہب کی ترویج واشاعت عروج پر ہے

س:- آپ کے مذہب میں بنیادی عقائد کیا ہیں؟

ج:- ہم اللہ تعالیٰ پر' ان تمام انبیاء پر جن کا تذکرہ کتاب مقدس میں موجود ہے بالخصوص حضرت عیسیٰؑ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔

س:- آپ کا مذہب کن تعلیمات سے روشناس کرواتا ہے؟

ج:- ہم ان تمام تعلیمات پر عمل کرتے ہیں جو کتاب مقدس میں موجود ہیں' ان میں سابقہ تمام انبیاء پر نازل شدہ کتب توراۃ' انجیل' زبور اور صحائف انبیاء کی تعلیمات داخل ہیں۔ ہمارا چونکہ تمام انبیاء سابقہ پر ایمان ہے لہذا ان کی تعلیمات پر ہم عمل بھی کرتے ہیں۔

س:- جب آپ سابقہ تمام انبیائے کرام کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی تعلیمات پر عمل بھی کرتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ کلمہ میں آپ توحید کے ساتھ صرف حضرت عیسیٰؑ کی رسالت کا اقرار کرتے ہیں؟

ج:- ہم صرف حضرت عیسیٰؑ کی رسالت کا اس لئے اقرار کرتے ہیں کہ وہ سب سے آخر میں آنے والے نبی ہیں۔

س:- آپ ہمارے پیغمبر ﷺ اور قرآن حکیم پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔

کے باوجود آپ ان پہلے نازل ہونے والے رسول پر ایمان لاتے ہیں اور بعد میں تشریف لانے والے کو تسلیم نہیں کرتے؟ آپ کے پاس ان دونوں کے درمیان فرق کرنے کی کیا بنیاد ہے؟

ج :- ہم اس سوال کا جواب نہیں دے سکتے کیونکہ اس کا جواب دینے سے آپ کے رسول کی توہین رسالت ہو جائے گی' ابھی یہاں ہنگامہ برپا ہو جائے گا' مسلمان مشتعل ہو کر ہمارے عبادت گھر کی بے حرمتی سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ پہلے جب گنجائش ہوتی تھی تو ہم ایسے سوالوں کا جواب دیتے تھے اب چونکہ سختی ہے لہذا ان حالات میں ہم اس قسم کے سوالوں کا جواب دینے سے پرہیز کرتے ہیں۔ آپ ہماری کتاب کا مطالعہ کریں آپ کو تمام سوالوں کا جواب مل جائے گا۔

حقیقت میں اس قسم کے سوالوں کا ان لوگوں کے پاس مدلل جواب کوئی ہوتا' اگر کچھ بن پاتا ہے تو رسول اللہ ﷺ کی شان میں ہرزہ سرائی کر کے اور اس قسم کی بات کرنے کی ان میں جرات نہ تھی لہذا انہوں نے اس موضوع پر بات کرنے سے ہی گریز کیا۔

س:- کیا آپ کتاب مقدس کو مکمل طور پر الہامی کتاب سمجھتے ہیں؟

ج:- جی ہاں! ہماری کتاب کا ایک ایک حرف اور ایک ایک نقطہ منزل من اللہ ہے اور اس میں ہم کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں سمجھتے۔

س:- آپ اپنی کتاب کو الہامی سمجھتے ہیں جبکہ اس میں اس قسم کی باتیں موجود ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کی کلام ہونا محال بلکہ ناممکن محسوس ہوتا ہے؟

ج:- ایسی کونسی بات ہے؟

س:- میں نے پادری صاحب کو ان کی کتاب مقدس کا صفحہ 19 نکال کر دکھایا جس میں یہ درج ہے کہ معاذاللہ حضرت لوطؑ اپنی دونوں بیٹیوں سے ہم آغوش ہوئے اور ان کی بیٹیاں اس کے نتیجہ حاملہ ہوئیں' پھر میں نے پادری صاحب سے یہ استفسار کیا کہ جس ہستی کو خدا منصب نبوت سے سرفراز فرماتا ہے کیا اس سے اس قسم کی حرکت کی توقع کی جا سکتی ہے؟

ج:- پہلے تو پادری صاحب اس کا جواب دینے سے گریز ہی کرتے رہے اور اس بات پر زور دیتے رہے کہ آپ کتاب مقدس کا مطالعہ کریں' آپ کو ایسے تمام سوالوں کا جواب مل جائے گا۔ جب ہم نے اصرار کیا تو جواب ملا کہ ہماری الہامی کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ برحق ہے اور اس میں ہم کوئی شک نہیں کرتے۔ واقعی انبیاء سے وہ غلطیاں صادر ہوئی ہیں جن کا ہماری کتاب میں ذکر ہے بعد میں انہیں توبہ کی بناء پر معافی مل گئی۔

س:- کیا آپ کے نزدیک انبیاء معصوم نہیں ہیں؟

ج:- جی ہاں! ہمارے نزدیک انبیاء معصوم نہیں ہے بلکہ ان سے بھی گناہ صادر ہوئے ہیں؟

س:- کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی معصوم نہیں ہیں؟

ج:- لیکن ان سے کوئی گناہ صادر نہیں ہوا۔ دراصل قرآن حکیم کی رو سے اس قسم کی خرافات ان لوگوں کی اپنی شامل کردہ ہیں اور انہوں نے "یحرفون الکلم عن مواضعه" کے تحت اپنی مرضی سے کلام اللہ میں تحریف کی ہے۔ چونکہ مسیحی قرآن کو نہیں مانتے لہٰذا ہم نے انہیں کتاب مقدس کے تحریف شدہ ہونے کا قرآن حکیم سے حوالہ دینے کو مناسب نہ سمجھا۔

س:- آپ کے مذہب میں گناہ کا تصور کیا ہے؟

ج:- ہمارا تصور گناہ اسلام سے ملتا جلتا ہے' چونکہ گناہ کا تعلق اخلاقیات سے ہے لہٰذا اس کا تصور تمام مذاہب میں یکساں ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اسلام صغیرہ و کبیرہ گناہوں میں امتیاز کرتا ہے جبکہ ہمارے نزدیک تمام گناہوں کی حیثیت یکساں ہے۔

س:- آپ تمام گناہوں کو برابر اور ایک جیسے کیسے سمجھتے ہیں جبکہ انسانی طبیعت اور عقل اس بات کو تسلیم نہیں کرتی۔ آپ خود سوچئے کہ ایک انسان کا دوسرے کو تھپڑ مارنا بھی گناہ ہے

عیسائیوں کے نزدیک انبیاء علیہ السلام معصوم نہیں ان سے گناہ ہوئے ہیں اور جن غلطیوں کا ہماری کتاب میں تذکرہ ہے وہ ٹھیک ہے مگر جب توبہ کی تو معافی مل گئی۔ پادری سعید جاوید

اور اسے قتل کرنا بھی گناہ ہے تو کیا آپ کے ہاں ان دونوں گناہوں کی حیثیت یکساں ہے؟

ج:- اس سوال کا جواب دینے میں پادری صاحب کو کچھ تامل سا ہوا اور کہنے لگے کہ آپ دیکھتے ہیں کہ بسا اوقات عدالت میں تھپڑ کی سزا قتل سے بھی زیادہ مل جاتی ہے۔ جب میں نے

کتاب مقدس کا ایک ایک حرف اور ایک ایک نقطہ منزل من اللہ ہے اور اس میں ہم کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں سمجھتے۔ پادری سعید جاوید

اصرار کیا کہ آپ عدالت کی بات چھوڑیں اپنی شریعت کی بات کریں تو انہوں نے کہا کہ ہم تمام گناہوں کو ایک جیسا ہی سمجھتے ہیں' جن پر عذاب ہوگا۔ اس بات پر ہمیں بڑی حیرت ہوئی کہ ایک چھوٹی سے غلطی اور بہت بڑے گناہ کو برابر بتلایا جارہا ہے۔

س:- آپ اپنی عبادت کے متعلق آگاہ فرمائیں؟

ج:- ہم ہر اتوار اجتماعی صورت میں چرچ میں فریضہ عبادت جالاتے ہیں' اس کے علاوہ ہم اپنے لوگوں کو اس بات کی تلقین کرتے ہیں کہ وہ روزانہ کتاب مقدس کی تلاوت کریں اور اس کی تعلیمات کے مطابق عمل کو اپنا شعار بنائیں۔

س:- کتاب مقدس پڑھنے کی فضیلت اور ثواب کیا ہے؟

ج:- اجر و ثواب کتاب مقدس کی تعلیمات پر عمل کی صورت میں ہی ملتا ہے۔ محض کلمہ پڑھ لینے سے یا کتاب کی تلاوت کر لینے سے کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ اس کے تقاضوں کے مطابق اپنی زندگی کو نہ ڈھالا جائے۔

س:- آپ کی یہ کتاب کس زبان میں نازل ہوئی؟

ج:- یہ کوئی گٹھڑی نہیں تھی جو خدا نے اپنے نبی کو دے دی۔ بلکہ یہ ایک عالمگیری ہدایت ہے' کسی خاص زبان میں نازل نہیں ہوئی' آج ہماری یہ کتاب دو ہزار زبانوں میں مترجم ہے۔ خدا کی طرف سے نازل ہونے والی وحی کی تعبیر جن الفاظ سے بھی کر دی جائے اور جس زبان میں بھی کر دی جائے اس کی حیثیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

س:- "حیات مابعد الموت" کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

ج:- مرنے والے کا دنیا کی زندگی سے تعلق منقطع ہو جاتا ہے اسے پچھلوں کے اعمال یا دعا کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا' اسے صرف انہی اعمال کا صلہ ملتا ہے جو وہ دنیا میں انجام دے جاتا ہے۔

س:- جب مرنے والے کو پچھلوں کی دعا کا کوئی فائدہ نہیں ملتا تو پھر آپ اس کا نماز جنازہ کیوں ادا کرتے ہیں؟

ج:- جنازہ میں ہم مردے کے لئے دعا نہیں کرتے اور نہ ہی نماز پڑھتے ہیں بلکہ میت پر جمع ہونے والوں کو عمل صالح کی تلقین کرتے ہیں اور مردے کو دفن کر دیتے ہیں۔

س:- میں نے فیصل آباد میں اپنے مدرسہ جامعہ سلفیہ کے قریب مسیحی قبرستان میں ایک پادری کو جنازہ میں یہ دعا کرتے سنا ہے کہ "یا اللہ اپنے اس گناہگار بندے کو اپنے بیٹے مقدس روح حضرت عیسیٰؑ کے صدقے معاف فرمادے"۔

ج:- وہ کوئی جاہل ہی ہوگا ورنہ ہمارے مذہب

میں مردے کو دعا پہنچنے کا کوئی تصور نہیں ہے۔ اس موقع پر پادری صاحب نے شرک کرنے والے مسلمانوں کی خوب خبر لی اور کہنے لگے کہ مسلمانوں میں تو ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو مردے کو ہی حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں اور اپنی حاجات اس بے جان جسم کو سناتے ہیں جو نہ سن سکتا ہے اور نہ ہی ان کے دکھ کا مداوا کر سکتا ہے۔ آپ لوگ تو مردوں کے لئے دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے دعائیں بھی مانگتے ہیں اور یہ سراسر غلط ہے۔ ہم نے بھی ری صاحب کے اس موقف کی تائید کی اور بتلایا کہ ہم اہل حدیث ہیں اور ایسا عقیدہ رکھنے والوں کے خلاف ہیں۔

پادری صاحب سے ہماری گفتگو تقریباً گھنٹہ بھر جاری رہی' گفتگو کے آغاز سے ہی مزید افراد اور پادری وہاں پر پہنچ چکے تھے جو کبھی کبھار درمیان میں بات کرتے رہے۔ آخر میں پادری صاحب نے ہم سے دریافت کیا کہ آپ لوگ کتنے دنوں تک ادھر قیام کریں گے۔ ہم نے جواب دیا کہ صبح ہی ہماری واپسی ہے تو انہوں نے کہا کہ بہت بہتر ہوتا اگر آپ چند دن مزید ادھر قیام کرتے اور ہمارے اس چار پانچ روز کے پروگرام ''انجیل لا تبدیل کلام'' میں شرکت کرتے تو آپ کے بہت سے مسئلے حل ہو جاتے' بہر حال آپ نکتہ چینی کو ذہن سے نکال کر کتاب مقدس کا مطالعہ کریں اور اس کی تعلیمات کو سمجھیں' آپ کو کافی حد تک ہمارے مذہب کا تعارف حاصل ہو جائے گا۔

پادری صاحب نے ہمیں فیصل آباد کے چرچ اور مسیحی سکول کا ایڈریس بھی دیا اور تاکید کی کہ ہم ان سے مسلسل رابطہ رکھیں اور مسیحی مذہب کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس کے بعد اجازت لے کر ہم وہاں سے رخصت ہوئے۔

اس ملاقات میں ہمیں سب سے زیادہ جس چیز نے متاثر کیا وہ ان لوگوں کو خوش اخلاقی اور شیرینی گفتگو تھی اور اسی بل بوتے پر وہ لوگوں کو اپنے قریب لانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن چونکہ ان کا مذہب باطل ہے اس لئے وہ اس میں کماحقہ کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

یہی خوش خلقی اور غیروں کے ساتھ خندہ پیشانی مسلمانوں میں در آئے تو مذہب اسلام پھیلتا چلا جائے کیونکہ اسلام کی حقانیت مسلّم ہے لیکن اہل اسلام اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں اور آپس میں دست وگریبان ہیں۔

اب لمحہ فکریہ یہ ہے کہ اسلام کے خلاف ہونے والی سازشوں اور غیر اسلامی ادیان باطلہ کے فروغ کا مقابلہ مسلمان کس حد تک کرتے ہیں یا اسی خواب غفلت میں مدہوش پڑے رہتے ہیں' ارباب علم کو اس پھیلتے ہوئے پروپیگنڈے کا کھلے دل سے مقابلہ کرنا ہوگا اور تبلیغ اسلام کے لئے ان علاقوں میں بھی پہنچنا ہوگا جہاں عیسائی لابی سرگرم عمل ہے ورنہ عیسائیت کے سیلاب کو پھیلنے سے کوئی نہیں روک پائے گا اور ایسی تحریکیں اسلام کے لئے سنگین ثابت ہوں گی۔

قلوب کو تذکیر اور مواعظ کی ضرورت ہے

''فقہاء نے اپنے فن میں ان چیزوں کو شامل نہیں کیا ہے جن سے قلوب میں رقت پیدا ہوتی ہے' مثلاً قرآن مجید کی تلاوت' حدیث و سیرت کی سماعت اور صحابہ کرامؓ کے حالات کا مطالعہ و بیان۔ سب جانتے ہیں کہ محض ازالہ نجاست اور ماء متغیر کے مسائل کے بار بار دہرانے سے قلوب میں نرمی اور خشیت نہیں پیدا ہو سکتی' قلوب کو تذکیر اور مواعظ کی ضرورت ہے تاکہ آخرت طلبی کی ہمت اور شوق پیدا ہو' اختلافی مسائل اگرچہ علوم شریعت سے خارج نہیں مگر حصول مقصد کے لئے کافی نہیں ہیں' جو سلف کے حالات اور ان کے حقائق سے واقف نہیں وہ ان کے راستے پر کیسے چل سکتا ہے' یاد رکھنا چاہئے کہ طبیعت چور ہے' اگر اس کو اسی زمانے کے لوگوں کے ساتھ چھوڑ دیا جائے گا تو وہ اہل زمانہ کے طبائع سے اخذ کرلے گی اور انہی کی طرح ہو جائے گی اور اگر متقدمین کے حالات اور طریقوں کا مطالعہ کیا جائے گا تو ان کے ساتھ چلنے کی کوشش کی جائے گی اور ان کا رنگ اور ان کے سے اخلاق پیدا ہوں گے۔ سلف میں سے ایک بزرگ کا مقولہ ہے کہ ایک حدیث جس سے دل میں رقت پیدا ہو' قاضی شریح کے سو فیصلوں سے زیادہ محبوب ہے۔'' (تلبیس ابلیس' امام ابن جوزیؒ)